12516 ـ نقاب کی حالت میں حج کرنے پر کیا لازم آتا ہے

سوال

میں نے پچھلے برس حج اور عمرہ کیا تھا، مجھے علم تھا کہ نقاب جائز نہیں، لیکن اس کے باوجود مجھے لازمی نقاب کرنا پڑا کیونکہ میرے ارد گرد بہت سے لوگ تھے، مجھے کہا گیا ہے کہ آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ غلط تھا چاہیے تو یہ تھا کسی اور چیز کے ساتھ چہرہ چھپایا جاتا، اس غلطی کو صحیح کرنے کے لیے مجھے کیا کرنا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نقاب پہننا احرام کی ممنوعہ اشیاء میں سے ہے، احرام کی حالت میں عورت کے لیے غیر محرم مردوں سے اپنا چہرہ اس طرح چھپانا ممکن ہے کہ وہ اپنے سر کے اوپر سے چہرے پر کپڑا ڈال لے، لیکن نقاب جیسی ممنوع احرام چیز کا ارتکاب نہ کرے.

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں آپ ہمیں کونسا لباس پہننے کا حکم دیتے ہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم نہ تو قمیص زیب تن کرو اور نہ ہی سلواریں، اور نہ ہی پگڑیاں .... اور احرام والی عورت نقاب نہ کرے اور نہ ہی دستانے پہنے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1741).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ابن منذر کا کہنا ہے: برقع کی کراہیت سعد اور ابن عمر اور ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم سے ثابت ہے، ہمارے علم کے مطابق اس کی کسی نے بھی مخالفت نہیں کی، امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت نہ تو نقاب کرے اور نہ ہی دستانے پہنے "

اور قریب سے اجنبی مرد گزرنے کی بنا پر اگر اسے اپنا چہرہ چھپانے کی ضرورت پیش آئے تو وہ اپنے سر سے نیچے چہرے پر کپڑا لٹکا لے، یہ عثمان اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، اور عطاء، امام مالك، الثوری اور امام شافعی، اسحاق، محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے.

ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور یہ اس لیے کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہمارے پاس سے قافلہ والے گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں ایك اپنی اوڑھنی اپنے سر سے اپنے چہرے پر لٹکا لیتی، اور جب وہ ہم سے آگے گزر جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر لیتیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1833) المغنی (3 / 154) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث جلباب المراۃ میں صحیح قرار دی ہے.

کسی عذر کی بنا پر عمدا محظورات احرام کا ارتکاب کرنے سے فدیہ واجب ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ: یا تو تین روزے رکھے، یا پھر حرم کے مساکین میں سے چھ مساکین کو کھانا کھلائے، یا پھر حرم کی حدود میں ایك بکری ذبح کرے، عذر کی بنا پر محظورات احرام کے ارتکاب کی بنا پر اس پر کوئی گناہ نہیں اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ آپ کی حالت بھی اسی قسم میں شامل ہوتی ہے کیونکہ آپ نے ذکر کیا ہے کہ:

مردوں کی کثرت کی بنا پر آپ نے نقاب کیا تھا، تو اس طرح آپ پر فدیہ لازم آتا ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے، اور آپ پر کوئی گناہ نہیں، یہ تو اس وقت ہے جب آپ نقاب سے مراد نقاب لے رہی ہوں، نہ کہ چہرے کو عام نقاب کے علاوہ کپڑے سے چھپانا، لیکن اگر آپ نے بغیر نقاب کیے چہرہ چھپایا، یا پھر عادتا جو طریقہ ہے اس کے علاوہ طریقہ اختیار کیا ہے تو اس میں آپ پر کوئی چیز لازم نہیں آتی، بلکہ ان شاء اللہ آپ کو پردہ کرنے اور مردوں کی نظر سے دور رہنے کا اجروثواب حاصل ہو گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"جب محرم شخص اوپر بیان کردہ محظورات احرام میں سے کسی کا ارتکاب کرے یعنی جماع یا شکار وغیرہ کرے تو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ بھول گیا ہو، یا پھر جاہل ہو یا پھر مجبور کر دیا گیا ہو، یا سویا ہوا ہو تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا، نہ تو کوئی گناہ

ہے اور نہ ہی فدیہ اور نہ ہی اس کی عبادت فاسد ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے ہمارے رب اگر ہم سے بھول چوك ہو جائے یا ہم غلطی كر لیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ كرنا، اے ہمارے رب ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈالنا جس طرح ہم سے پہلوں پر بوجھ ڈالا تھا، اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس كی ہم میں طاقت نہ ہو، ہم معاف كر دے، اور ہمارے گناہ بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مولا و آقا ہے، كافروں كی قوم پر ہماری مدد فرما البقرۃ (286)

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی ہے:

جو تم سے بھول چوك ہو جائے اس میں تم پر كوئی گناہ نہیں، لیكن گناہ اس میں ہے جو تمہارے دل كے ارادے سے ہوں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الاحزاب (5).

دوسری حالت:

محظورات میں سے كسی چیز كا عمدا ارتكاب ایسے عذر كی بنا پر كرے جو اسے مباح كرتا ہو، تو اس حالت میں اس پر وہ ہے جو اس كے فعل سے مرتب ہوتا ہے اور اس پر كوئی گناہ نہیں.

اللہ تعالی كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی كے لیے حج اور عمرہ مكمل كرو اگر تم روك دیے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو اسے كر ڈالو اور اپنے سر اس وقت تك نہ منڈواو جب تك كہ قربانی قربان گاہ تك نہ پہنچ جائے، البتہ جو بیمار ہو یا اس كے سر میں كوئی تكلیف ہو (جس كی وجہ سے سر منڈا لے) تو اس پر فدیہ ہے، خواہ وہ روزے ركھ لے، خواہ صدقہ دے، خواہ قربانی كرے البقرۃ (196).

تیسری حالت:

محظورات میں كسی محظور كا عمدا ارتكاب بغیر كسی ایسے عذر كے ہو جو اسے مباح كرتا ہو، تو اس بنا پر اس كے فعل سے جو مرتب ہو گا وہ گناہ كے ساتھ ہے.

دیكھیں: مناسك الحج والعمرۃ (الفصل الخامس / محظورات الاحرام)

واللہ اعلم.